

اصلاحِ اغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کو اصلاح

سلسلہ نمبر 620:

(سلسلہ مسائل عقیدہ نمبر: 2)

# عقیدہ کے احکام

فہرست:

- عقیدہ نام رکھنے کی وجہ۔
- عقیدہ کے فوائد۔
- عقیدہ کا رکن۔

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی  
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

## عقیقہ نام رکھنے کی وجہ:

بچے کی طرف سے مخصوص جانور ذبح کرنے کو عقیقہ کہا جاتا ہے، اس نام کے رکھنے کی متعدد وجوہات بیان کی گئی ہیں، جن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ولادت کے وقت بچے کے سر پر موجود بالوں کو عقیق کہا جاتا ہے، اور چوں کہ عقیقہ کا جانور عام طور پر اُس وقت ذبح کیا جاتا ہے جب یہ بال کاٹے جاتے ہیں اس لیے اسی مناسبت سے اس جانور کے ذبح کرنے کے عمل کو بھی عقیقہ کہا جانے لگا۔ اور بچے کے بالوں کو عقیق اس لیے کہا جاتا ہے کہ عقیق کے معنی ہیں: کاٹا گیا، چوں کہ یہ بال بھی ولادت کے بعد کاٹ دیے جاتے ہیں اس لیے انھیں عقیق کہا جاتا ہے۔

### • مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح:

۱۱۴۹- (عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ): بِفَتْحِ الضَّادِ وَتَشْدِيدِ الْمُوحَّدَةِ وَيَاءِ النَّسْبَةِ وَعِدَادُهُ فِي الْبَصَرَيْنِ، قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَيْسَ فِي الصَّحَابَةِ مِنَ الرُّوَاةِ ضَبِّيٍّ غَيْرُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ الْغُلَامِ» أَيُّ مَعَ وَلَادَتِهِ («عَقِيقَةٌ») أَيُّ ذَبِيحَةٍ مَسْنُونَةٍ وَهِيَ شَاةٌ تُذْبَحُ عَنِ الْمَوْلُودِ الْيَوْمَ السَّابِعَ مِنْ وَلَادَتِهِ، سُمِّيَتْ بِذَلِكَ؛ لِأَنَّهَا تُذْبَحُ حِينَ يُحْلَقُ عَقِيقُهُ، وَهُوَ الشَّعْرُ الَّذِي يَكُونُ عَلَى الْمَوْلُودِ حِينَ يُولَدُ، مِنَ «الْعَقِّ» وَهُوَ الْقَطْعُ؛ لِأَنَّهُ يُحْلَقُ وَلَا يُتْرَكُ. (بَابُ الْعَقِيقَةِ)

## عقیقہ کے فوائد:

بچے کا عقیقہ کرنا بہت ہی اہم عمل ہے جس کے اکابر امت نے متعدد فوائد ذکر فرمائے ہیں، ذیل میں اس کے چند فوائد ملاحظہ فرمائیں:

1- عقیقہ ایک سنت اور مستحب عمل ہے، اس لیے عقیقہ کرنے سے اس پر عمل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا اجر و ثواب نصیب ہو جاتا ہے۔ یہ بھی بڑا فائدہ ہے۔

2- اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچے کا عطا ہونا ایک عظیم نعمت ہے جس کے لیے بطور شکر عقیقہ کیا جاتا ہے، گویا کہ

عقیقہ کر کے اس نعمت کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ جب بچے کی صورت میں ایک جان عطا فرماتے ہیں تو اس کے بدلے عقیقہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک جان کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔ گویا کہ یہ بچے کی جان کے بدلے جانور کی جان کی قربانی ہے۔ یہی راز عید الاضحیٰ کی قربانی میں بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ متعدد اہل علم کے نزدیک عقیقہ میں ذبح کیے جانے والے جانور کا ایسے عیب سے پاک ہونا ضروری ہے جس کے ہوتے ہوئے قربانی جائز نہ ہو، جس کی تفصیل مستقل عنوان کے تحت آگے ذکر ہوگی ان شاء اللہ۔ باقی قربانی سال میں ایک مرتبہ جبکہ عقیقہ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوا کرتا ہے۔

4۔ عقیقہ بچے پر شیطان کے تسلط سے حفاظت اور نجات کا ایک ذریعہ ہے کہ بچہ اس کی برکت سے شیطان کے بہکاوے اور غلبے سے محفوظ رہتا ہے۔

5۔ عقیقہ کرنے کی برکت سے بچہ والدین کا نافرمان بننے سے محفوظ ہو جاتا ہے، اس لیے جو والدین یہ چاہیں کہ ان کی اولاد نافرمان بردار رہے تو وہ اپنی اولاد کا عقیقہ کرنے کا اہتمام کریں۔

6۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بچہ اپنے عقیقہ کے عوض رہن یعنی گروی رکھا ہوا ہوتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ مصائب اور آفات سے بچے کی سلامتی اور اس کی اچھی نشو و نما عقیقہ کے عوض رہن یعنی گروی رکھی ہوئی ہوتی ہے، اس لیے جب عقیقہ کیا جاتا ہے تو اس کی برکت سے بچہ آفات و بلیات سے نجات پالیتا ہے اور اس کی بہتر نشو و نما ہوتی ہے۔

7۔ بعض اہل علم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر بچہ بچپن میں فوت ہو جائے اور اس کا عقیقہ ہو چکا ہو تو عقیقہ کی برکت سے بچہ آخرت میں والدین کے لیے شفاعت کا ذریعہ بنتا ہے۔

(دیکھیے: نو مولود کے احکام از مفتی محمد رضوان صاحب زید مجدہم)

• فیض الباری شرح البخاری:

والسر فی العقیقة أن الله أعطاكم أنفساً، فاقربوا له أنتم أيضاً بنفس، وهو السر فی الأضحیة.

ولذا اشترطت سلامة الأعضاء في الموضعين، غير أن الأضحية سنوية، وتلك عُمرية.  
(كتاب العَقِيقَةِ)

### • فيض القدير للمناوي:

فالأولى أن يقال: إن العقيقة سبب لانفكاكه من الشيطان الذي طعنه حال خروجه فهي تخلص له من حبس الشيطان له في أسره ومنعه له من سعيه في مصالح آخرته.  
(فصل في المحل بأل من هذا الحرف أي حرف الغين)

### • مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

١٥٦هـ- (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ: «لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ») أَيُّ فَمَنْ شَاءَ أَنْ لَا يَكُونَ وَلَدُهُ عَاقًا لَهُ فِي كِبَرِهِ فَلْيَذْبَحْ عَنْهُ عَقِيقَةً فِي صِغَرِهِ، لِأَنَّ عُقُوقَ الْوَالِدِ يُورِثُ عُقُوقَ الْوَلَدِ وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ.  
(بَابُ الْعَقِيقَةِ)

### • مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

١٥٣هـ- (وَعَنِ الْحَسَنِ) أَيِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ سَمُرَةَ) أَيِ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ»: بِضَمِّ الْمِيمِ وَفَتْحِ الْهَاءِ أَيُّ مَرْهُونٌ بِعَقِيقَتِهِ: يَعْنِي أَنَّهُ مُحْبُوسٌ سَلَامَتِهِ عَنِ الْآفَاتِ بِهَا أَوْ إِنَّهُ كَالشَّيْءِ الْمَرْهُونِ لَا يَتِمُّ الْإِسْتِمْتَاعُ بِهِ دُونَ أَنْ يُقَابَلَ بِهَا؛ لِأَنَّهُ نِعْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى وَالِدَيْهِ، فَلَا بُدَّ لَهُمَا مِنَ الشُّكْرِ عَلَيْهِ، وَقِيلَ: مَعْنَاهُ أَنَّهُ مُعَلَّقٌ شَفَاعَتُهُ لَهُمَا، لَا يَشْفَعُ لَهُمَا إِنْ مَاتَ طِفْلًا وَلَمْ يُعَقَّ عَنْهُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي قَوْلِهِ: «مُرْتَهَنٌ» نَظَرٌ؛ لِأَنَّ الْمُرْتَهَنَ هُوَ الَّذِي يَأْخُذُ الرَّهْنَ، وَالشَّيْءُ مَرْهُونٌ وَرَهْنٌ، وَلَمْ نَجِدْ فِيْمَا يُعْتَمَدُ مِنْ كَلَامِهِمْ بِنَاءُ الْمَفْعُولِ مِنَ الْإِرْتِهَانِ، فَلَعَلَّ الرَّائِي أَتَى بِهِ مَكَانَ الرَّهْنَةِ مِنْ طَرِيقِ الْقِيَاسِ. وَقَالَ الطَّبْرِيُّ: طَرِيقُ الْمَجَازِ غَيْرُ مَسْدُودٍ وَلَيْسَ بِمَوْقُوفٍ عَلَى السَّمَاعِ، وَلَا يُسْتَرَابُ أَنَّ الْإِرْتِهَانَ هُنَا لَيْسَ مَأْخُودًا بِطَرِيقِ الْحَقِيقَةِ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ الرَّخْشَرِيِّ فِي أُسَاسِ الْبَلَاغَةِ فِي قِسْمِ الْمَجَازِ: فَلَانُ رَهْنٌ بِكَذَا وَرَهْنٌ وَرَهْنَتُهُ وَمُرْتَهَنٌ بِهِ: مَأْخُودٌ بِهِ. قَالَ صَاحِبُ «النِّهَايَةِ»: مَعْنَى قَوْلِهِ: «رَهْنَةٌ

بِعَقِيدَتِهِ: أَنَّ الْعَقِيدَةَ لَا زِمَةَ لَهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا فَشَبَّهَهُ فِي لُزُومِهَا لَهُ، وَعَدَمَ انْفِكَافِهِ مِنْهُ بِالرَّهْنِ فِي يَدِ غَيْرِ الْمُرْتَهِنِ، وَالْهَاءُ فِي الرَّهْنَةِ لِلْمُبَالَغَةِ لَا لِلتَّأْنِيثِ كَالشَّتْمِ وَالشَّتِيمَةِ. وَهُوَ بَحْثٌ غَرِيبٌ وَاعْتِرَاضٌ عَجِيبٌ؛ فَإِنَّ كَلَامَ الثَّوْرِبُشْتِيِّ فِي أَنَّ لَفْظَ الْمُرْتَهِنِ بِصِيغَةِ الْمَفْعُولِ غَيْرُ مَسْمُوعٍ، وَأَنَّ الرَّائِي ظَنَّ أَنَّ الْمُرْتَهْنَ يَأْتِي بِمَعْنَى الرَّهْنَةِ الثَّابِتَةِ فِي الرَّوَايَةِ فَنَقَلَهُ بِالْمَعْنَى عَلَى حُسْبَانِهِ، وَأَمَّا كَوْنُ الرَّهْنِ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَيْسَ عَلَى حَقِيقَتِهِ بَلْ عَلَى الْمَجَازِ فَلَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ أَدْنَى تَأَمُّلٍ وَتَعَقُّلٍ، فَكَيْفَ عَلَى الْإِمَامِ الْجَلِيلِ الْمُحَقِّقِ فِي الْمَنْقُولِ وَالْمَعْقُولِ، وَالْجَامِعِ بَيْنَ الْفُرُوعِ وَالْأَصُولِ، بَلْ مَا ذَكَرَهُ عَنِ «الْأَسَاسِ» وَ«النِّهَايَةِ» يَدُلُّ عَلَى مُرَادِهِ وَبَحْثِهِ فِي الْغَايَةِ، وَسَيَأْتِي فِي كَلَامِهِ أَيْضًا مَا يُبَيِّنُ هَذَا الْمَبْحَثَ لَفْظًا وَمَعْنَى، وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيهِ، وَأَجُودُهَا مَا قَالَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَعْنَاهُ أَنَّهُ إِذَا مَاتَ طِفْلًا وَلَمْ يُعَقَّ عَنْهُ لَمْ يَشْفَعْ فِيهِ وَالِدِيهِ. وَرَوَى عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّهُ يَحْرُمُ شَفَاعَتُهُمْ. قَالَ الشَّيْخُ الثَّوْرِبُشْتِيُّ: وَلَا أَدْرِي بِأَيِّ سَبَبٍ تَمَسَّكَ، وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لَا يُسَاعِدُ الْمَعْنَى الَّذِي أَتَى بِهِ بَلْ بَيْنَهُمَا مِنَ الْمُبَايَنَةِ مَا لَا يَخْفَى عَلَى عُمُومِ النَّاسِ، فَضْلًا عَنْ خُصُوصِهِمْ، وَالْحَدِيثُ إِذَا اسْتُبْهِمَ مَعْنَاهُ فَأَقْرَبُ السَّبَبِ إِلَى إِضْحَاحِهِ اسْتِيفَاءُ طَرَقِهِ، فَإِنَّهَا فَلَمَّا تَخَلُّوْا عَنْ زِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ، أَوْ إِشَارَةٍ بِالْأَلْفَافِ الْمُخْتَلَفِ فِيهَا رِوَايَةً فَيَسْتَكْشِفُ بِهَا مَا أُبْهِمَ مِنْهُ وَفِي بَعْضِ طُرُقِ هَذَا الْحَدِيثِ: «كُلُّ غُلَامٍ رَهْنَةٌ بِعَقِيدَتِهِ» أَيُّ مَرْهُونٌ، وَالْمَعْنَى أَنَّهُ كَالشَّيْءِ الْمَرْهُونِ لَا يَتِمُّ الْإِنْتِفَاعُ وَالِاسْتِمْتَاعُ بِهِ دُونَ فَكِّهِ، وَالنَّعْمَةُ إِنَّمَا تَتِمُّ عَلَى الْمُنْعَمِ عَلَيْهِ بِقِيَامِهِ بِالشُّكْرِ وَوُظِيفَةُ الشُّكْرِ فِي هَذِهِ النَّعْمَةِ مَا سَنَهُ نَبِيُّهُ ﷺ وَهُوَ أَنْ يُعَقَّ عَنِ الْمَوْلُودِ شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى، وَطَلَبًا لِسَلَامَةِ الْمَوْلُودِ، وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ أَرَادَ بِذَلِكَ أَنَّ سَلَامَةَ الْمَوْلُودِ وَنُشُوءَهُ عَلَى التَّعَتِ الْمَحْبُوبِ رَهْنَةٌ بِالْعَقِيدَةِ، وَهَذَا هُوَ الْمَعْنَى، اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ التَّفْسِيرُ الَّذِي سَبَقَ ذِكْرُهُ مُتَلَقًى مِنْ قِبَلِ الصَّحَابَةِ، وَيَكُونُ الصَّحَابِيُّ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ مَفْهُومِ الْخِطَابِ أَوْ قَضِيَّةِ الْحَالِ، وَيَكُونُ التَّقْدِيرُ شَفَاعَةُ الْغُلَامِ لِأَبَوَيْهِ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيدَتِهِ. قَالَ الطَّبْرِيُّ: وَلَا رَيْبَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ مَا ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ إِلَّا بَعْدَ مَا تَلَقَّى مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ عَلَى أَنَّهُ إِمَامُ الْأَئِمَّةِ الْكِبَارِ يَجِبُ أَنْ يُتَلَقَّى كَلَامُهُ بِالْقَبُولِ وَيُحَسِّنَ الظَّنُّ بِهِ. وَفِيهِ أَنَّ عَدَمَ الرَّيْبِ فِي تَلَقُّيهِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ، وَأَنَّ وَجُوبَ قَبُولِ كَلَامِهِ إِنَّمَا يَكُونُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى

مُقَلَّدِهِ لَا بِالنَّسَبِ إِلَى الْعُلَمَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ الَّذِينَ خَرَجُوا عَنْ رِبْقَةِ التَّقْلِيدِ، وَدَخَلُوا فِي مَقَامِ تَحْقِيقِ الْأَدِلَّةِ وَالتَّسَدِيدِ وَالتَّأْيِيدِ. ثُمَّ إِنَّ كَلَامَ التَّوْرِبُشْتِيِّ فِي أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ كَوْنُ الشَّفَاعَةِ لَا غَيْرَ ظَاهِرٌ، فَلَا يُنَافِي أَنَّ قَوْلَهُ: «لَا يَتِمُّ الْإِنْتِفَاعُ وَالِاسْتِمْتَاعُ بِهِ دُونَ فَكِّهِ» يَفْتَضِي عُمُومَهُ فِي الْأُمُورِ الْأُخْرَوِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ، وَنَظَرُ الْأَلْبَاءِ مَقْصُورٌ عَلَى الْأَوَّلِ، وَأَوَّلَى الْإِنْتِفَاعِ بِالْأَوْلَادِ فِي الْآخِرَةِ شَفَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ، أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: «مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ» [النساء: ١١]، وَقَوْلِهِ: «آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا» [النساء: ١١]، قَدَّمَ الْوَصِيَّةَ عَلَى الدَّيْنِ، وَالَّذِينَ مُقَدَّمُ إِخْرَاجُهُ عَلَى الْوَصِيَّةِ، وَعَلَّلَهُ بِقَوْلِهِ: «آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ» إِشَارَةً إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ وَانْفَادَهَا أَنْفَعُ لَكُمْ مِمَّا تُرِكَ لَهُمْ وَلَمْ يُوصَ بِهِ. «الْكَشَافُ»: أَيُّ لَا تَدْرُونَ مَنْ أَنْفَعُ لَكُمْ مِنْ آبَائِكُمْ وَأَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ يُمُوتُونَ أَمِنْ أَوْصَى مِنْهُمْ إِنْ لَمْ يُوصَ، يَعْنِي أَنَّ مَنْ أَوْصَى بِبَعْضِ مَالِهِ وَعَرَّضَكُمْ لِثَوَابِ الْآخِرَةِ بِإِمْضَاءِ وَصِيَّتِهِ، فَهُوَ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا وَأَحْضَرُ جَدْوًى مِنْ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ فَوْقَ عَلَيْكُمْ عَرَضَ الدُّنْيَا وَجَعَلَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ أَقْرَبَ وَأَحْضَرَ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا ذَهَابًا إِلَى حَقِيقَةِ الْأَمْرِ؛ لِأَنَّ عَرَضَ الدُّنْيَا وَإِنْ كَانَ عَاجِلًا قَرِيبًا فِي الصُّورَةِ إِلَّا أَنَّهُ فَإِنْ فَهُوَ فِي الْحَقِيقَةِ الْأَبْعَدُ الْأَقْصَى، وَثَوَابُ الْآخِرَةِ وَإِنْ كَانَ آجِلًا إِلَّا أَنَّهُ بَاقٍ فَهُوَ فِي الْحَقِيقَةِ الْأَقْرَبُ الْأَدْنَى أَهَ وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْجَارِيَةَ فِي حُكْمِ الْغُلَامِ. «تَذْبُجُ» بِالتَّأْنِيثِ أَيُّ عَقِيقَتُهُ، وَفِي نُسْخَةٍ بِالتَّذْكِيرِ فَنَائِبُ الْفَاعِلِ. قَوْلُهُ: «عَنْهُ»: أَيُّ عَنِ الْغُلَامِ يَوْمَ السَّابِغِ، «وَيُسَمَّى» أَيُّ الْغُلَامِ بِمَا يُسَمَّى حِينَئِذٍ لَا قَبْلَهُ «وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ» أَيُّ يَوْمَئِذٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ). (بَابُ الْعَقِيقَةِ)

### عقیدہ کارکن:

گزشتہ قسط میں جو احادیث مبارکہ ذکر کی گئیں ہیں ان سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ عقیدہ میں مخصوص جانور کا خون بہانا یعنی اس کو ذبح کرنا ضروری ہے، یہی اس کارکن اور حقیقت ہے اور عقیدہ اسی کا نام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عقیدہ میں جانور ذبح کرنے کی بجائے رقم صدقہ کرنے، زندہ جانور صدقہ کرنے، گوشت خرید کر دیگیں پکانے یا چاول وغیرہ کی دیگیں لا کر لوگوں کو کھلانے کو عقیدہ نہیں کہا جاسکتا اور نہ ہی اس

سے عقیقہ کا حکم پورا ہوگا، کیوں کہ ایسی تمام صورتوں میں عقیقہ کا رکن نہیں پایا جاتا جو کہ جانور کو ذبح کرنا ہے۔

• الموسوعة الفقهية الكويتية:

وَالْعَقِيقَةُ فِي الْإِصْطِلَاحِ: مَا يُذَكِّي عَنِ الْمَوْلُودِ شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى بِنِيَّةٍ وَشَرَائِطٍ مَخْصُوصَةٍ.

(عَقِيقَةُ)

**فائدہ:** عقیقہ کے مزید احکام آئندہ کی چند قسطوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

16 شوال المکرم 1442ھ / 28 مئی 2021

03362579499